

محمی الدین غازی صاحب اجمیری نے یہ کتاب مسٹر حسین شہید سہروردی پر لکھی ہے۔ اور اسے جوش کے ساتھ سپرد قلم کی ہے کہ اعتدال اور میانہ روی، سنجیدگی اور متانت کو خن و خاشاک کی طرح اپنی عقیدت کے دریائے تند جولاں میں بہا لے گئے ہیں۔

مردِ راہِ دال

سہروردی صاحب ایک سیاسی قائد کی حیثیت سے مشہور نام ہیں۔ وہ آج سے نہیں تحریکِ خلافت کے وقت سے سیاسیات میں عملی حصہ لے رہے ہیں۔ یقیناً ان سے غلطیاں بھی ہوئیں، غزشتیں بھی ہوئیں۔ لیکن اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حسدات کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ یہاں تک تو خیر غنیمت تھا، ہر شخص کو حق ہے کہ وہ کسی دوسرے کے بارے میں جو رائے چاہے قائم کرے، لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اس سلسلہ میں چوہدری محمد علی اور محمد علی لوگرہ، اور دوسرے حضرات کو نیز عوامی لیگ کے علاوہ ملک کی دوسری سیاسی جماعتوں کو وہ وہ ملاحیاں سنائی ہیں کہ ۶

وہ کہیں اور سننا کرے کوئی

حالانکہ سہروردی صاحب کے مسلک سے اختلاف رکھنے والوں کا ذکر اگر ضروری تھا تو وہ شائستگی اور متانت کے ساتھ بھی کیا جاسکتا تھا۔

بہر حال کتاب کے دلچسپ ہونے میں شبہ نہیں، مطالعہ کے دوران میں وقت اچھا گزر جاتا ہے۔

منحامت ۱۶۶ صفحہ۔ قیمت تین روپے۔ ملنے کا پتہ۔ اور نیٹل ایجنسیز۔ سالہ روڈ۔ حیدر آباد (سندھ)

یہ چنیوٹ کے اسلامیہ کالج کا رسالہ ہے، جو وہاں کے طلبہ کے اہتمام و انتظام میں شائع ہوتا ہے۔ ہمارے پیش نظر جو پرچہ اس میں نہ جلد کا ذکر ہے نہ نمبر کا، نہ مہینہ کا، نہ سنہ کا۔ اردو کے حصہ میں غنی کا شمیری پر پروفیسر ظفر خاں صاحب نے مرزا فرحت اللہ بیگ، پروفیسر عبید اللہ خاں نے اچھے مقالات لکھے ہیں۔ انگریزی حصہ میں غنیمت کنجاہی پروفیسر خاں صاحب نے بڑا اچھا مضمون لکھا ہے۔

رسالہ کا اٹھان بہت اچھا ہے، ہمیں اُمید ہے اگر پابندی کے ساتھ یہ شائع ہوتا رہا، تو اردو کے صحائف میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام حاصل کرے گا۔

یہ کتاب ادبی پبلشرز بمبئی نے بڑے اہتمام سے عمدہ ٹائپ میں چھاپی ہے۔ کاغذ بھی بہت اچھا لگایا ہے۔ لوح بھی دیدہ زیب ہے۔

نوائے آزادی

اس کتاب میں اردو کی ایسی تحریریں اور نظمیں متحدہ ہندوستان کے ادیبوں اور شاعروں کی جمع کی گئی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ آزادی ہند کی تحریک میں اردو زبان نے کتنا اہم نمایاں اور ناقابلِ فراموش حصہ لیا ہے۔

موضوع بے حد اہم ہے اور اس موضوع سے متعلق تمام مواد اگر پیش نظر رہتا تو ایک پورا دفتر